احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 143 | بدھ ــ 29 محرم ــ 1416ھ، 28 احسان 1374ھش، 28 جون 1995ء

خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ

کوشش کرو اور نیز خدا تعالیٰ سے قوت اور ہمت مانگو کہ تمہارے دلوں کے پاک ارادے اور پاک خیالات اور پاک جذبات اور پاک خواہشیں تمہارے اعضاء اور تمہارے تمام قویٰ کے ذریعہ سے ظہور پذیر اور تکمیل پذیر ہوں ــ تا تمہاری نیکیاں کمال تک پہنچیں ــ کیونکہ جو بات دل سے نکلے اور دل تک ہی محدود رہے وہ تمہیں کسی مرتبہ تک نہیں پہنچا سکتی ــ خدا تعالیٰ کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کے جلال کو اپنی آنکھوں کے سامنے رکھو ــ

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

شر بدظنی سے پیدا ہوتا ہے ــ قرآن شریف کو اول سے آخر تک پڑھنے سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے بدظنی مت کرو ــ اللہ تعالیٰ کا ساتھ نہ چھوڑو ــ اسی سے مدد مانگو ــ اللہ تعالیٰ ہر میدان میں (صاحب ایمان) کی مدد کرتا ہے اور کہتا ہے کہ میں میدان میں تیرے ساتھ ہوں وہ اس کے لئے ایک فرقان پیدا کر دیتا ہے جو اس کے وعدوں پر بھروسہ نہیں کرتا وہ بدظنی کرتا ہے ــ جو شخص خدا تعالیٰ سے نیک ظن کرتا ہے وہ اس کی طرف رجوع کرتا ہے اور جو اللہ تعالیٰ سے بدظنی کرتا ہے، وہ مجبور ہوتا ہے کہ اپنے لئے کوئی دوسرا معبود بنائے اور شرک میں مبتلا ہو جاتا ہے ــ جب انسان اس بات کو سمجھتا ہے کہ خدا کریم و رحیم ہے اور اس بات پر ایمان صدق دل سے لاتا ہے کہ اس کے وعدے ٹلنے کے نہیں تو وہ اس پر جان فدا کرتا ہے اور درپردہ خدا تعالیٰ سے عشق رکھتا ہے ــ ایسا انسان خدا تعالیٰ کا چہرہ اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے ــ خدا تعالیٰ طرح طرح سے اس کی مدد کرتا ہے اور اپنے انعامات اس پر نازل کرتا ہے اور اس کو تسلی بخشتا ہے اور محبت اور وفا کا چہرہ دکھاتا ہے لیکن بے وفا غدار ہمیشہ محروم رہتا ہے ــ

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۵)

انسان کو اپنی قوتوں کی نشوونما کیلئے انتہائی محنت کرنی چاہئے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

"اللہ تعالیٰ نے ہمیں محنت کرنے کے متعلق جو حسین تعلیم دی ہے وہ یہ ہے کہ انسان کو جو بھی قوتیں اور طاقتیں دی گئی ہیں ان کی نشوونما کا انحصار اس کی انتھک محنت اور انتہائی کوشش پر ہے ــ اس لئے انسان کو اپنی قوتوں اور طاقتوں کی کامل نشوونما کے لئے انتھک کوشش اور انتہائی جدوجہد کرنی چاہئے ــ

جیسا کہ کلام الٰہی پر غور کرنے سے ہمیں معلوم ہوتا ہے، اصولی طور پر ہمیں چار قسم کی قوتیں اور صلاحیتیں عطا ہوئی ہیں (۱) جسمانی (۲) ذہنی (۳) اخلاقی (۴) روحانی ــ (دین حق) ہمیں حکم دیتا ہے کہ ہر قسم کی قوت کی نشوونما کو کمال تک پہنچانے کے لئے انتہائی کوشش کرنی ضروری ہے اور ان چاروں قسموں میں سے کسی قسم کی قوت اور صلاحیت کو نظر انداز کرنے کی اجازت نہیں ہے ــ کیونکہ (-) انسان کی تمام طاقتوں اور قوتوں کی صحیح اور کامل نشوونما ہونی چاہئے ــ مثلاً رسول کریم ﷺ کا یہ حکم ہے کہ اگر چین سے علم حاصل ہو سکے تو چین جانا ضروری ہے ــ یعنی ذہنی اور علمی قوتوں اور استعدادوں کی کمال نشوونما کے لئے انتہائی سختیاں برداشت کرنی چاہئیں ــ

پھر اخلاق پر بڑا زور دیا ــ فرمایا کھانا کھاتے وقت اس بات کو مدنظر رکھنا کہ تمہارے کھانے پینے کا کہیں تمہارے اخلاق پر برا اثر نہ پڑے ــ چنانچہ حضرت (بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ) نے اس بات کو بڑی وضاحت سے بیان فرمایا ہے کہ (دین حق) میں جو ممنوعات ہیں وہ اس لئے ہیں کہ اخلاق درست رہیں ــ آپ نے فرمایا کہ سور کے گوشت کی ممانعت اس لئے ہے یہ انسانی جسم اور

باقی صفحہ ۷ پر

درخواست دعا

○ محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ لکھتی ہیں ــ
میرے میاں ملک منیر احمد صاحب (شمیم میڈیسنز ربوہ) کا بائی پاس آپریشن ۹ سال قبل ہوا تھا ــ اب پھر ان کے دل کی دو نالیاں بند ہو گئی ہیں جس کے لئے پھر بائی پاس آپریشن ہو گا جس کے لئے انہیں انگلستان لے جانا پڑے گا احباب سے درخواست ہے دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں مکمل شفا عطا فرمائے ــ

○ مکرم محمود احمد بشیر صاحب امیر جماعت ضلع جھنگ امریکہ میں کار کے حادثہ میں شدید زخمی ہو گئے ہیں احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوف کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے ــ

○ مکرم مرزا غلام قادر صاحب دار الیمن وسطی ربوہ کئی دنوں سے علیل ہیں اور سروسز ہسپتال لاہور میں داخل ہیں ــ ان کی مکمل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے ــ

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد یوسف ناصر صاحب وکالت مال ثانی تحریک جدید لکھتے ہیں ــ
میری بڑی ہمشیرہ محترمہ ثریا پروین صاحبہ (سابق صدر لجنہ اماء اللہ جڑانوالہ) اہلیہ مکرم سید شریف احمد صاحب (وفات یافتہ) آف جڑانوالہ مورخہ ۹۵-۶-۲۱ کو ساڑھے گیارہ بجے دن ربوہ میں وفات پا گئیں ــ
اگلے روز احاطہ صدر انجمن احمدیہ میں محترم مولانا سید احمد علی شاہ صاحب نے جنازہ پڑھایا ــ قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم صفی الرحمان خورشید صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی ــ
اللہ تعالیٰ موصوفہ کے درجات بلند فرمائے اور جوار رحمت میں جگہ دے ــ

○ محترمہ صادقہ ظفر صاحبہ ناصر آباد غربی ربوہ سے لکھتی ہیں ــ
میری والدہ محترمہ آمنہ بیگم صاحبہ اہلیہ محترم صوفی رمضان علی صاحب پنشنر صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۵ ــ جون ۹۵ء بعمر ۸۷ سال وفات پا گئیں ــ آپ موصیہ تھیں ــ محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور نے بیت مبارک میں بعد از مغرب جنازہ پڑھایا ــ بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی محترم مولانا محمد احمد صاحب جلیل مفتی سلسلہ نے قبر پر دعا کروائی ــ موصوفہ کی بلندی درجات اور پسماندگان کے لئے صبر جمیل کی عاجزانہ درخواست دعا ہے ــ

ہر ایک بیت العلم کی کنجی دعا ہی ہے اور کوئی علم و معرفت کا دقیقہ نہیں جو بغیر اس کے ظہور میں آیا ہو

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر : آغا سیف اللہ - پرنٹر : قاضی منیر احمد مطبع : ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت : دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت دو روپیہ

28- احسان 1374 ھش — 28 - جون 1995ء

آخرت پر ایمان

آخرت پر ایمان کے کیا معنے ہیں۔ پہلی بات تو یہ کہ ہم نہ صرف اس دنیا کو فانی سمجھیں بلکہ اس بات پر بھی ہمارا یقین کامل ہونا چاہئے کہ اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا ہے۔ یعنی اس زندگی کے بعد ایک اور زندگی ہے۔ بعض اوقات یہ بھی کہا جاتا ہے کہ یہ زندگی ایک اور رنگ میں اپنا تسلسل جاری رکھتی ہے اور صرف اتنا ہی نہیں اُس زندگی میں، ہم نے جو کچھ اِس زندگی میں کیا ہے اس کا بدلہ ملے گا۔ صرف اس بات پر ایمان رکھنا کہ اس دنیا کے بعد ایک اور دنیا بھی ہے۔ یا ہماری ورلی زندگی کے بعد ایک اور زندگی بھی ہے کافی نہیں۔ اُس زندگی میں کیا ہو گا۔ ہمارے ساتھ کس قسم کا سلوک کیا جائے گا۔ ان باتوں پر ایمان رکھنا دراصل آخرت پر ایمان رکھنے کے مترادف ہے۔

یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہ دنیا اگلی دنیا کی کھیتی ہے یہاں ہم بوتے ہیں وہاں ہم کاٹیں گے اگر انسان واقعی آخرت پر ایمان رکھتا ہو اسے اس بات پر یقین حاصل ہو کہ اس کی موت اس کا خاتمہ نہیں کردے گی بلکہ اسے ایک اور دنیا میں پہنچادے گی۔ اور اسے ایک اور زندگی عطا کردے گی۔ اور اس دنیا میں اسے جزا اور سزا کا سامنا کرنا پڑے گا۔ یہاں اچھے اعمال کئے ہیں تو ان کی جزا ملے گی۔ یہاں کوئی برا عمل کیا ہے تو اس کی سزا ملے گی۔ اگر اس بات پر انسان کو پختہ یقین حاصل ہو جائے تو یہ کبھی ہو ہی نہیں سکتا کہ وہ جانتے بوجھتے ہوئے کسی نیکی سے گریز کرے اور کسی گناہ میں مبتلا ہو جائے۔ کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہر نیکی کی اچھی جزا ہے۔ اور ہر گناہ کی سزا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے کچھ گناہ معاف کردیئے جائیں اس بات کا تو امکان ہے کہ کسی گناہ کی سزا نہ ملے لیکن اس بات کا کوئی امکان نہیں کہ کسی نیکی کی اسے جزا نہ ملے۔ اللہ تعالیٰ ایسا تو کبھی بھی نہیں کرے گا کہ کسی نیکی کی جزا روک لے۔ البتہ یہ اس کی مغفرت کی ایک دلیل ہے کہ وہ کسی گناہ کی سزا روک لے۔ پس ہر وہ شخص جو یہ بات مانتا ہے کہ اسے جزا بھی ملے گی اور سزا بھی مل سکتی ہے وہ یقیناً اپنی زندگی کو نیکیوں کی طرف مائل رکھے گا اور گناہوں سے اپنے آپ کو دور رکھنے کی کوشش کرے گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں کہ :

"تمام نیکیوں اور راست بازیوں کا بڑا بھاری ذریعہ منجملہ دیگر اسباب اور وسائل کے آخرت پر ایمان بھی ہے۔ اور جب انسان آخرت اور اس کی باتوں کو قصہ اور داستان سمجھے تو سمجھ لو کہ وہ رد ہو گیا۔ اور دونوں جہانوں میں گیا گزرا۔ اس لئے آخرت کا ڈر بھی تو انسان کو خائف اور ترساں بنا کر معرفت کے سچے چشمے کی طرف کشاں کشاں لے آتا ہے۔"

حضرت صاحب (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کے اس ارشاد کے پیش نظر ہمیں اپنی زندگی کو بہتر بنانے کے لئے آخرت پر اپنے ایمان اور اپنے یقین کو پختہ کرنا چاہئے۔

مجھ سے نالاں ہے کوئی اور کوئی شاداں مجھ سے
مَیں ہر اک شخص کا معیار نہیں بن سکتا
خواب تو ان کے سنہرے ہیں مگر مَیں اے دوست
ان کے خوابوں کا خریدار نہیں بن سکتا

ابوالاقبال

کارواں اپنا مگر بڑھتا رہے گا پیارو

ظُلم پر ظُلم جو مظلوم سہے گا پیارو
ہاں وہی موردِ انعام رہے گا پیارو

حق کی آواز اٹھائے گا جو اس دنیا میں
گالیاں پہلے وہ ہر سُو سے سنے گا پیارو

اَن گنت روکیں اگرچہ رہِ حق میں ہونگی
کارواں اپنا مگر بڑھتا رہے گا پیارو

آتشِ بغض و حسد باعثِ تشویش نہ ہو
کُندن ہو جائے گا دل جتنا جلے گا پیارو

ہو کے جو بندۂ ناچیز رہے گا سرکش
کِبر کی چوٹی سے اِک دن وہ گرے گا پیارو

راز کھل جائے گا اب شام تو ہو لینے دو
نامِ شَبّیر چھپا کیسے رہے گا پیارو؟

شبیر احمد

جنگ میں ڈاکٹر عبدالسلام کے متعلق خبر

ڈاکٹر عبدالسلام خرابی صحت کی بناء پر فزکس سمر کالج کی افتتاحی تقریب میں شرکت نہ کرسکے۔

بھوربن (وقائع نگار خصوصی) طبیعات اور ضروریات عصر حاضر سے متعلق ۲۰ ویں انٹرنیشنل سمر کالج ۲۴- جون سے ۱۳- جولائی تک جاری رہے گی۔ پاکستان کے نوبل پرائز یافتہ سائنس دان ڈاکٹر عبدالسلام خرابی صحت کی بناء پر اس تقریب میں شرکت نہ کرسکے۔ ان کا معذرت نامہ تقریب میں پڑھا گیا۔ اس کے ساتھ ان کا دسویں سمر کالج کے نام پیغام گذشتہ ۹ سالوں کی طرح دسویں سال بھی پڑھ کر سنایا گیا۔

پروفیسر ریاض الدین ڈائریکٹر ایٹمی توانائی کمیشن نے انکشاف کیا کہ ڈاکٹر عبدالسلام کی تجویز پر سمر کالج برائے طبیعات پاکستان میں ہر سال انعقاد پذیر ہو رہا ہے۔ موجودہ سمر کالج میں ۱۶ ممالک کے ۳۵ سائنس دان شرکت کر رہے ہیں۔

سمر کالج کے سائنٹفک سیکرٹری ڈاکٹر کے شعیب نے سمر کالج کے اغراض و مقاصد پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ ۱۹۶۰ء اور ۱۹۷۰ء کے عشروں میں ڈاکٹر عبدالسلام نے پاکستان میں فزکس کے بنیادی ادارے قائم کرنے میں اہم رول ادا کیا۔ جس کا ثمر قوم کو حاصل ہے۔

ضروری اعلان

○ وہ تمام احمدی طلباء و طالبات جنہوں نے انٹرمیڈیٹ کا امتحان دیا ہوا ہے اور وہ میڈیکل یا انجینئرنگ وغیرہ میں داخلہ لینا چاہتے ہیں۔ بوقت داخلہ ان کو ڈومیسائل سرٹیفکیٹ کی ضرورت ہوگی۔ اس لئے ان کو چاہئے کہ وہ ابھی سے اپنا ڈومیسائل سرٹیفکیٹ بنوالیں۔ کیونکہ بعد میں رش پڑجاتا ہے اور بڑی مشکل اور دقت کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اس لئے پریشانی سے بچنے کے لئے ابھی ڈومیسائل سرٹیفکیٹ حاصل کر لیا جائے۔ ڈومیسائل سرٹیفکیٹ نہ صرف داخلہ کے وقت بلکہ ہمیشہ کے لئے اس کی ضرورت رہتی ہے۔

امید ہے طلبہ جلد یہ سرٹیفکیٹ بنوالیں گے۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جاننا چاہئے کہ معجزہ عادات الہیہ میں سے ایک ایسی عادت یا یوں کہو کہ اس قادر مطلق کے افعال میں سے ایک ایسا فعل ہے جس کو اضافی طور پر خارق عادت کہنا چاہئے- پس امر خارق عادت کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ جو پاک نفس لوگ عام طریق و طرز انسانی سے ترقی کر کے اور معمولی عادات کو پھاڑ کر قرب الہی کے میدانوں میں آگے قدم رکھتے ہیں تو خدائے تعالیٰ حسب حالت ان کے ایک ایسا عجیب معاملہ ان سے کرتا ہے کہ وہ عام حالات انسانی پر خیال کرنے کے بعد ایک امر خارق عادت دکھائی دیتا ہے- اور جس قدر انسان اپنی بشریت کے وطن کو چھوڑ کر اور اپنے نفس کے حجابوں کو پھاڑ کر عرصات عشق و محبت میں دور تر چلا جاتا ہے اسی قدر یہ خوارق نہایت صاف اور شفاف اور روشن و تاباں ظہور میں آتے ہیں- جب تزکیہ نفس انسانی کمال تام کی حالت پر پہنچتا ہے اور اس کا دل غیر اللہ سے بالکل خالی ہو جاتا ہے اور محبت الہی سے بھر جاتا ہے تو اس کے تمام اقوال و افعال و اعمال و حرکات و سکنات و عبادات و معاملات و اخلاق جو انتہائی درجہ پر اس سے صادر ہوتے ہیں وہ سب خارق عادت ہی ہو جاتے ہیں- سو بمقابل اس کے ایسا ہی معاملہ باری تعالیٰ کا بھی اس مبدل تام سے بطور خارق عادت ہی ہوتا ہے-

ایک اور ارشاد:-

معجزہ کی اصل حقیقت یہ ہے کہ معجزہ ایسے امر خارق عادت کو کہتے ہیں کہ فریق مخالف اس کی نظیر پیش کرنے سے عاجز آ جائے- خواہ وہ امر بظاہر انسانی طاقتوں کے اندر ہی معلوم ہو- جیسا کہ قرآن شریف کا معجزہ جو ملک عرب کے تمام باشندوں کے سامنے پیش کیا گیا تھا- پس وہ اگرچہ بنظر سرسری انسانی طاقتوں کے اندر معلوم ہوتا تھا- لیکن اس کی نظیر پیش کرنے سے عرب کے تمام باشندے عاجز آ گئے- پس معجزہ کی حقیقت سمجھنے کے لئے قرآن شریف کا کلام نہایت روشن مثال ہے- کہ بظاہر وہ بھی ایک کلام ہے جیسا کہ انسان کا کلام ہوتا ہے- لیکن وہ اپنی فصیح تقریر کے لحاظ سے اور نہایت لذیذ اور مصفیٰ اور رنگین عبارت کے لحاظ سے جو ہر جگہ حق اور حکمت کی پابندی کا التزام رکھتی ہے- اور نیز روشن دلائل کے لحاظ سے جو تمام دنیا کے مخالفانہ دلائل پر غالب آ گئیں- اور نیز زبردست پیشگوئیوں کے لحاظ سے ایک ایسا لاجواب معجزہ ہے جو باوجود گزرنے ۱۳۰۰ برس کے اب تک کوئی مخالف اس کا مقابلہ نہیں کر سکا- اور نہ کسی کو طاقت ہے جو کرے- قرآن شریف کو تمام دنیا کی کتابوں سے یہ امتیاز حاصل ہے کہ وہ معجزانہ پیش گوئیوں کو بھی معجزانہ عبارات میں جو اعلیٰ درجہ کی بلاغت اور فصاحت سے پر اور حق اور حکمت سے بھری ہوئی ہیں- بیان فرماتا ہے- غرض اصل اور بھاری مقصد معجزہ سے حق اور باطل یا صادق اور کاذب میں ایک امتیاز دکھلانا ہے- اور ایسے امتیازی امر کا نام معجزہ ہے یا دوسرے لفظوں میں نشان ہے- نشان ایک ایسا ضروری امر ہے کہ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کے وجود پر بھی پورا یقین کرنا ممکن نہیں- اور نہ وہ ثمرہ حاصل ہونا ممکن ہے جو پورے یقین سے حاصل ہو سکتا ہے- یہ تو ظاہر ہے کہ مذہب کی اصل سچائی خدا تعالیٰ کی ہستی کی شناخت سے وابستہ ہے- سچے مذہب کے ضروری اور اہم لوازم میں سے یہ امر ہے کہ اس میں ایسے نشان پائے جائیں جو خدا تعالیٰ کی ہستی پر قطعی اور یقینی دلالت پیش کریں-

---

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی

نظام نو

۲۷- دسمبر ۱۹۴۲ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے نظام نو کی تعمیر کے سلسلے میں فرمایا:-

سب سے پہلے تو میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ دنیا میں ادنیٰ و اعلیٰ محروم و بانصیب' اور حاجت مند اور غنی میں جو امتیاز نظر آ رہا ہے- اس کی وجہ سے دو تغیر پیدا ہو رہے ہیں ایک تغیر تو یہ پیدا ہو رہا ہے کہ یہ امتیاز زیادہ نمایاں ہوتا جا رہا ہے- اور دوسرا تغیر یہ پیدا ہو رہا ہے کہ اس تغیر کا احساس دنیا میں بڑھتا جا رہا ہے- پہلے بھی امیر ہوتے تھے مگر پہلے امیروں اور آج کل کے امیروں میں بہت بڑا فرق ہے- پہلے زمانہ کے جو امرا ہوتے تھے- اور جن کی اولاد کا اب بھی کچھ بقیہ پہاڑی علاقوں میں پایا جاتا ہے ان کی یہ حالت تھی کہ ان کے پاس کثرت سے روپیہ اور غلہ اور دوسری جنسیں آتی تھیں- اور وہ بھی کثرت کے ساتھ ان اشیاء کو لوگوں میں تقسیم کر دیا کرتے تھے-

پنجاب کے ایک رئیس ایک دفعہ لاہور میں بیمار ہوئے- میں بھی اتفاق سے کسی کام کے لئے لاہور جا نکلا- وہاں مجھے معلوم ہوا کہ ایک ایک وقت میں بعض دفعہ ان کے علاقہ سے تین تین چار چار سو آدمی ان کی تیمار داری کے لئے آتے ہیں اور آنے والوں میں سے کسی کے پاس دنبہ ہوتا ہے کسی کے پاس چاول ہوتے ہیں کسی کے پاس گڑ ہوتا ہے کسی کے پاس کوئی اور چیز ہوتی ہے- محض اس لئے کہ سردار صاحب بیمار ہیں خالی ہاتھ کس طرح جائیں- انہوں نے بھی دس پندرہ باورچی رکھے ہوتے تھے- جب جانور وغیرہ آتے تو وہ ان کو ذبح کروا دیتے اور دیگیں پکوا کر لوگوں کو کھلاتے تھے- اس طرح ان کی وجہ سے اچھا خاصا مجمع دو تین مہینے تک لگا رہا- اور وہ ان سینکڑوں لوگوں کو کھانا کھلاتے رہے-

---

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث

وقف عارضی- محاسبہ نفس کا پہلو.

تحریک وقف عارضی کا دوسرا بڑا فائدہ یہ ہے کہ جو لوگ وقف عارضی پر جاتے ہیں ان کو اپنے نفس کا بعض پہلوؤں سے محاسبہ کرنا پڑتا ہے- جانے سے قبل انہیں اپنی بعض کمزوریوں کی طرف توجہ ہو جاتی ہے- اور دعاؤں کی طرف ان کی توجہ ہو جاتی ہے- یعنی وقف عارضی پر جانے کی جو تیاری ہے اس کا بڑا حصہ یہ ہے کہ وہ دعاؤں کی طرف متوجہ ہوتے ہیں وہ اپنی دینی معلومات میں اضافہ کرتے یا انہیں تازہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں- جانے سے پہلے کتب کا زیادہ مطالعہ کرتے ہیں اور کچھ کتب اپنے ساتھ لے جاتے ہیں- وہ سوچتے ہیں اور اپنی غفلتوں اور کمزوریوں پر نگاہ رکھتے ہیں- اور انہیں دور کرنے کی کوشش کرتے ہیں- ان کے اندر یہ جذبہ پیدا ہوتا ہے کہ جب وہ دوسری جگہ جائیں- تو لوگوں کے لئے نیک نمونہ بنیں- ان کے لئے ٹھوکر کا باعث نہ بنیں- چنانچہ وقف عارضی کے وفود نے دعاؤں کی برکات سے بہت فائدہ اٹھایا-

(روزنامہ الفضل ۱۲- فروری ۱۹۷۷ء)

ہماری تاریخ

"حضرت امام جماعت الثانی اور تمام جماعت کی دعاؤں کی معیت میں" "مغربی افریقہ کے لئے کچھ اور احمدی مربیان کی روانگی" کے عنوانات کے تحت محترم ایڈیٹر صاحب الفضل رقم طراز ہیں:-

اس وقت صفحہ عالم پر حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی ذات ہی ایک ایسی بابرکت ذات ہے جو ہر وقت اور ہر لمحہ اشاعت و حفاظت دین حق کے متعلق تجاویز سوچنے- سکیمیں مرتب فرمانے اور ان کو عمل میں لانے میں مصروف رہتی ہے- پھر موجودہ زمانہ میں اشاعت دین حق کے لئے اپنی زندگیاں وقف کرنے اور اکناف عالم میں پھیل جانے والے وہی اور صرف وہی نوجوان ہیں جنہوں نے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا عہد حضرت صاحب کے دست مبارک پر کیا- دین حق کی طرف دعوت الی اللہ کے لئے آپ کی پکار پر پروانہ وار لبیک کہتے ہوئے اپنی زندگیاں وقف کیں- اور دنیا کے جس ملک اور جس علاقہ میں بھی جا کر آپ نے دعوت الی اللہ میں مصروف ہو جانے کا ارشاد فرمایا اسے اپنے لئے دین و دنیا کی سعادت سمجھتے ہوئے خوشی و مسرت' امید اور کامیابی سے پر قلوب کے ساتھ روانہ ہو گئے- اور آئے دن ظاہری ساز و سامان سے باوجود تہی دست ہونے کے محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی ذرہ نوازی پر بھروسہ کرتے ہوئے روانہ ہوتے رہتے ہیں-

"کل (۲۶ نومبر ۱۹۴۵ء) چار اور مربیان یعنی

مکرم جناب مولوی نذیر احمد صاحب مع اہلیہ صاحبہ و گیارہ سالہ بچہ-

(۲) مکرم قریشی محمد افضل صاحب مولوی فاضل

(۳) مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی مولوی فاضل

(۴) مولوی عبد الحق صاحب مولوی فاضل

مغربی افریقہ کے لئے قادیان سے پونے تین بجے بعد دوپہر کی گاڑی سے روانہ ہو رہے ہیں- ان میں سے جناب مولوی نذیر احمد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے مغربی افریقہ کے سابق آزمودہ اور کامیاب مربی ہیں- جو پہلی دفعہ ۱۹۲۹ء میں گولڈ کوسٹ تشریف لے گئے تھے- اور اب تیسری بار نائیجیریا کے لئے تشریف لے جا رہے ہیں- جناب مولوی صاحب موصوف گزشتہ فروری میں ۹ سال بعد مغربی افریقہ میں نہایت ہی شاندار خدمات سرانجام دینے اور ہزاروں انسانوں کو دین حق میں داخل کرنے کے بعد تشریف لائے

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعارف

سوانح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ

محترم راجہ منیر احمد صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان لکھتے ہیں:-

"مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت خصوصاً بچوں کے لئے کتب کی اشاعت کا سلسلہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے جاری ہے- اسی سلسلے کی تازہ ترین کتاب بعنوان سوانح حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغرض ملاحظہ و دعا ارسال خدمت ہے-"

یہ کتاب جو خدام الاحمدیہ نے حال ہی میں بچوں کے لئے شائع کی ہے- ۸۷ صفحات پر مشتمل ہے- اس کے پیش لفظ میں محترم صدر صاحب لکھتے ہیں:-

نہایت خوش نصیب حضرت سعد بن ابی وقاص جنہیں حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ نے اس دنیا میں جنت کی بشارت دی' کی سیرت و سوانح پر مشتمل یہ مختصر کتاب اپنے اندر جہاں ایک طرف حضرت سعد بن ابی وقاص کے بلند مرتبہ کو ظاہر کر رہی ہے- اور آپ کی غیر معمولی خدمات دینیہ کی عکاسی کر رہی ہے وہاں یہ پڑھنے والے کے لئے کئی سبق آموز اسباق لئے ہوئے ہے- اس کے ساتھ ساتھ تاریخ اسلام کے ایک حصے کو بڑی خوبصورتی سے بیان کر رہی ہے- جس کا مطالعہ ازدیاد علم کے ساتھ (-) کا بھی موجب ہے-

اس کتاب کے مصنف محترم محمود مجیب اصغر صاحب نے بڑی محنت سے نہایت آسان پیرایہ میں اسے تصنیف کیا ہے- اس سے قبل بھی آپ سیرت و سوانح پر مشتمل نہایت مفید کتب لکھ چکے ہیں جن میں سے بعض طبع ہو کر مقبول ہوئی ہیں- خاکسار مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کی طرف سے محترم مصنف کا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہے کہ آپ نے ہماری قلمی معاونت کا سلسلہ جاری رکھا ہوا ہے- اور یہ کتاب بھی اسی سلسلے کی کڑی ہے اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے محترم محمود مجیب اصغر صاحب کو اس کار خیر پر غیر معمولی اجر سے نوازے اور قارئین کو اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کی توفیق عطا فرمائے-

تعارف کے عنوان سے کتاب میں جو کچھ درج ہے وہ ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:-

حضرت سعد ابی وقاص قریش کے قبیلے بنی زہرہ میں سے تھے- یہ وہی قبیلہ ہے جس میں سے حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت سیدہ آمنہ تھیں-

حضرت سعد کی پیدائش مکہ میں ہوئی- وہ ۱۹ سال کی عمر میں مسلمان ہوئے- ان کا شمار بہت ابتدائی صحابہ میں ہوتا ہے- حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ نے جن دس خوش نصیب صحابہ کو بطور خاص جنت کی بشارت دی ان میں حضرت سعد بھی شامل ہیں-

ہجرت مدینہ تک سعد مکہ میں رہے اور آنحضرت ﷺ اور باقی صحابہ کے ساتھ قریش کے مظالم کو صبر اور بہادری سے برداشت کرتے رہے- جب ہجرت مدینہ ہوئی تو سعد بھی مدینہ ہجرت کر گئے-

ہجرت مدینہ کے بعد سعد تمام غزوات نبی ﷺ میں شامل ہوئے- غزوہ احد میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے زخمی حالت میں جن صحابہ کے ساتھ مل کر دفاع کیا ان میں سعد بھی شامل تھے- انتہائی خطرے کے عالم میں رسول کریم ﷺ انہیں تیر پکڑاتے رہے اور وہ اپنی کمان سے دشمن پر تیر پھینکتے رہے- اور آنحضرت ﷺ ساتھ ساتھ سعد کو دعائیں دیتے رہے-

حضرت ابو بکر کے زمانہ خلافت میں سعد نجد میں بنو ہوازن سے زکوٰۃ وصول کرنے پر مقرر تھے عامل کہلاتے تھے- یہ وہ زمانہ تھا جب ایران اور شام میں حضرت خالد بن الولید کو سپہ سالار بنا کر بھیجا گیا- انہوں نے دونوں عظیم طاقتوں کی یکے بعد دیگرے بنیادیں ہلا دیں- حضرت عمر کی خلافت کے آغاز پر دونوں محاذوں پر لڑائیاں جاری تھیں- زیادہ زور شام کے محاذ پر تھا- شام کے محاذ پر ابو عبیدہ بن الجراح کو سپہ سالار اعظم بنایا گیا- جب مسلمان شام میں نمایاں فتوحات حاصل کر رہے تھے اس دوران ایران (عراق) میں خطرات بڑھ گئے کسریٰ فارس نے بہت بھاری تعداد میں فوجیں اکٹھی کیں جس میں گھوڑے ہاتھی (بلکہ ایک موقعہ پر شیر) بھی شامل تھے- تاکہ ایک ہی وار میں مسلمانوں کو نیست و نابود کر دیا جائے- اس وقت پہلے حضرت عمر نے خود عراق کے میدان جنگ میں اترنے کا ارادہ کیا لیکن پھر صحابہ کے مشورہ پر خود دار الخلافہ مدینہ میں رہنا منظور فرمالیا- اور ایران (عراق) کے محاذ کے لئے حضرت سعد بن ابی وقاص کا انتخاب کیا- اور سپہ سالار بنا کر قادسیہ کے میدان میں بھیجا جہاں حضرت سعد بن ابی وقاص نے کارہائے نمایاں سر انجام دئے اور کسریٰ فارس کا دار الحکومت مدائن حضرت سعد کے ہاتھوں فتح ہوا- اپنی وفات سے قبل حضرت عمر نے چھ اصحاب رسول ﷺ پر مشتمل خلافت ثالثہ کے انتخاب کے لئے جو کمیٹی مقرر فرمائی ان میں حضرت سعد کا نام بھی شامل فرمایا- حضرت عثمان کی خلافت کے دوران بھی سعد کو خدمات کی توفیق ملتی رہی- حضرت عثمان کی شہادت کے بعد سعد گوشہ نشین ہو گئے اور ایک لمبا عرصہ عبادات اور دعاؤں میں گذارا- ۵۵ھ میں مدینہ سے دس میل دور عمیق کے مقام پر حضرت سعد نے وفات پائی انہیں جنت البقیع میں دفن کیا گیا-

اس تعارف کو پیش کر دینے کے بعد ہم صرف اتنا کہیں گے کہ الفضل میں اللہ نے چاہا تو ہم اس کتاب کے مشتملات کو اپنے قارئین کے لئے درج کرتے رہیں گے-

---

یادرفتگان

محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ

منظور صادق

خاکسار کی خوشدامن محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ بیوہ شیخ محمد دین صاحب ایس ڈی او مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئیں- موصوفہ کی عمر تقریباً ای سال تھی اور ضعیف العمری کے عوارض کے سوا عمومی طور پر آپ کی صحت ٹھیک تھی اور آخر وقت تک ہوش و حواس برقرار رہے- البتہ وفات سے دو روز قبل انہیں برین ہیمرج ہوا اور تقریباً دو روز ہسپتال میں بے ہوش رہنے کے بعد تقریباً ساڑھے بارہ بجے رات اپنے خالق حقیقی سے جاملیں- موصوفہ چونکہ موصیہ تھیں اس لئے راتوں رات ان کی میت ربوہ پہنچانے کا بندوبست کیا گیا فجر کے بعد راولپنڈی میں ان کا جنازہ ادا کیا گیا جس کے بعد میت ربوہ پہنچائی گئی جہاں عصر کے بعد بیت المبارک میں جنازہ مکرم و محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے پڑھایا جس میں کثیر تعداد میں لوگوں نے شرکت کی- جنازہ کے بعد موصوفہ کو بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کر دیا گیا اور یوں ہمارے خاندان کی یہ بزرگ خاتون ہمیشہ ہمیش کے لئے ہم سے اوجھل ہو گئیں- محترمہ سائرہ بیگم صاحبہ بڑی دعا گو- عبادات کی پابند- کلام الٰہی سے انتہائی عقیدت و محبت رکھنے والی خاتون تھیں- راتوں کو اٹھ کر خدا تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہو کر گڑ گڑا کر دعائیں مانگنا ان کا محبوب مشغلہ تھا-

عبادات میں باقاعدگی اور تلاوت ان کی زندگی کے معمولات تھے- اللہ تعالیٰ نے انہیں دعاؤں کے لئے اتنا شغف ودیعت کیا تھا کہ کبھی دعائیں کرنے سے نہ تھکتیں- اپنے اور پرائے سب ان کے پاس آتے اور دعا کراتے- اپنی اولاد- نواسے- نواسیوں پوتے پوتیوں کے لئے بے انتہا دعائیں کرتیں اور سچ تو یہ ہے کہ ان کی موت سے ہمارا خاندان دعاؤں کے ایک بڑے ذخیرے اور منبع سے محروم ہو گیا ہے-

اب دعائے نیم شب میں کس کو یاد آؤں گا میں-

اس خاکسار کے لئے تو وہ سراپا رحمت تھیں- میں اپنی پیشہ ورانہ ذمہ داریوں کے باعث کئی کئی روز ان کی خدمت میں حاضر نہ ہو سکتا اگرچہ قلبی لگاؤ رہتا لیکن جب بھی حاضر خدمت ہوتا تو "غیر حاضری" کے دن گن کر بتاتیں- اس سے مجھے بڑی شرمندگی بھی ہوتی اور لطف بھی اٹھاتا کہ اماں جی کی شب و روز کی دعاؤں میں' یقیناً شامل اور شریک ہوں- خدا کرے کہ میرے اور میرے بچوں کے حق میں ان کی سب دعائیں قبول ہوں اور ان کی سب تمنائیں اور آرزوئیں جو وہ ہمارے بارے میں رکھتی تھیں وہ پوری ہوں- بچوں سے انہیں بڑا پیار تھا کوئی بھی تقریب ہوتی انہیں تحائف دیتیں- ان کی بلائیں لیتیں اور ڈھیروں دعائیں- کسی بچے کی ختم کلام پاک کی تقریب ہوتی ان کی ایک دعائیہ نظم اس تقریب کا طرہ امتیاز ہوتا- بہت خوشی کا اظہار کرتیں-

موصوفہ صفائی پسندی میں اپنی مثال آپ تھیں- ہمیشہ صاف ستھرے کپڑے پہنتیں اور جب تک ہوش و حواس میں رہیں اپنی اس عادت کو نہ چھوڑا- مہمان نواز خوش اخلاق- خوش گفتار اور باکردار تھیں- الغرض ان کا وجود ہمارے لئے انتہائی بابرکت اور فیض رساں تھا-

احباب جماعت سے درخواست ہے کہ وہ موصوفہ کی بلندی درجات کے لئے دعا کریں اور یہ بھی دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کے تمام پسماندگان کو اپنی اس عظیم خاتون کے نقش قدم پر چلنے اور ان کی دعاؤں کا وارث بننے کا اہل بنائے- آمین-

---

بقیہ صفحہ ۵

آپ کی صحت خاص خراب نہ تھی لیکن آپ عمر کا حساب لگاتے اور فرماتے کہ اس قدر لمبی عمر پانے کی امید نہ تھی خدا تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہی اب تک زندہ رکھا- میرا دل ڈرتا تھا کہ شاید یہ پیارا وجود ہمیں جلد ہی داغ مفارقت دے جائے گا- جب سندھ کے دورہ پر روانہ ہونے سے قبل حاضر خدمت ہوا مجھے یہ وہم تک نہ گذرا کہ یہ میرے سفر سے واپسی کا انتظار بھی نہ کریں گے- محمد آباد میں میں نے رویا میں جنازہ دیکھا صبح اٹھا تو شدید گھبراہٹ تھی- بکرا منگوایا صدقہ دیا اور والد محترم کے لئے دعائیں کیں- اراضی تحریک کے دورہ سے فارغ ہونے کے بعد کوئٹہ چلا گیا وہاں پر عزیزم میجر شریف احمد کی تار ملی کہ والد محترم ۹- ستمبر ۱۹۵۳ء کو وفات پا گئے-

خدا تعالیٰ کی یہ شان ہے کہ ہر محنت کرنے والے کو اگر وہ حسب توفیق محنت کرے- لقاء کی دعوت دیتا ہے اور چونکہ خود دیتا ہے اس لئے لازماً انسان یقین کے ساتھ محنت کرتا ہے کہ اگر میں حقیقی معنوں میں جیسا کہ فرمایا گیا ہے اس کی لقاء کی کوشش کرونگا تو لقاء سے محروم نہیں رہوں گا-

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خلافت لائبریری ربوہ
Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم چوہدری غلام حسن باجوہ صاحب

محترم چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ نے اپنے والد محترم کے متعلق درج ذیل مضمون تحریر فرمایا تھا- یہ مضمون محترم چوہدری غلام اللہ صاحب کی "کتاب باجوہ خاندان" میں سے لیا گیا ہے-(ادارہ)

آپ کی طبیعت میں شکر گزاری کا جذبہ بدرجہ اتم پایا جاتا تھا- اپنے محسن حقیقی کا شکر کئی رنگ میں ادا فرماتے- آپ کا ایک انداز جو خصوصاً دیہاتی زندگی میں مستقل نوعیت کا تھا یہ تھا کہ آپ موسم گرما میں غروب آفتاب سے کچھ قبل چھت پر چلے جاتے اور آہستہ آہستہ ٹہلتے اور ساتھ ہی قدرے بلند آواز میں ایک سرور و ترنم کے ساتھ کہتے "یا اللہ میں شکر کرتا ہوں تیرا" پھر خاموش ہو جاتے اور وقفہ کے بعد پھر دہراتے "یا اللہ میں شکر کرتا ہوں" اسی طرح مغرب تک یہ سلسلہ چلتا- ایک شام جب میں چھت پر والد محترم کے پاس ہی تھا فرمایا "بیٹا! معلوم ہے کہ میں درمیان میں چپ کیوں ہو جاتا ہوں" میں نے عرض کیا کہ مجھے تو معلوم نہیں- فرمایا اس وقفہ میں خدا تعالیٰ کے کسی احسان کو دل میں دہراتا ہوں اور پھر اونچی آواز میں شکر ادا کرتا ہوں-"

آپ خدا تعالیٰ کے ہر فضل اور انعام پر انتہائی شکر گزاری کا اظہار فرماتے- آپ کا یہ طریق تھا کہ اپنی کمزوری کا ذکر فرماتے اور اللہ کے احسان کا اقرار کرتے- اللہ کی کسی نعمت کو اپنی جدوجہد کا نتیجہ نہ تصور فرماتے بلکہ آپ کو ہر جگہ خدا تعالیٰ کی صفت رحمانیت ہی جلوہ گر نظر آتی-

آپ صدقہ و خیرات کے لحاظ سے بہت کھلا ہاتھ رکھتے تھے- آپ ہر دکھی کے دکھ کو کم کرنے کی سعی کرتے اور ہر محتاج کی مدد کرنا اپنا فرض تصور فرماتے صدقہ و خیرات آپ کی زندگی تھی اس کے بغیر آپ کو سکون محسوس نہ ہوتا تھا- آپ خوشی' غمی' ابتلاء' ردبلا وغیرہ ہر موقع پر صدقہ فرماتے- بعض اوقات ایسا بھی ہوتا کہ ڈاک یا کسی اور ذریعہ سے کسی عزیز کی علالت کی اطلاع آتی تو آپ اس کے لئے دعا شروع کر دیتے اور ساتھ ہی صدقہ کا علاج بھی- جوں جوں اضطراب بڑھتا جاتا صدقہ بڑھاتے جاتے- ایک دفعہ ایک بھتیجے کی علالت کی اطلاع ملنے پر قلیل رقم چار آنے سے شروع کیا اور جب اسی شام تک بیس روپے تک پہنچے تو افاقہ کی اطلاع موصول ہو گئی-

آپ کے صدقہ دینے میں ایک خاص بات یہ تھی کہ آپ محتاجوں کی تلاش بڑی محنت سے کرتے اور اس میں اپنی ہمسائیگی قرب کو خصوصاً ملحوظ رکھتے- آپ جہاں ہوتے فوراً اپنے ارد گرد سے باخبر ہوتے اور اپنی توفیق کے مطابق خرچ شروع کر دیتے- غرباء کو کھانا کھلانا بھی آپ کا محبوب مشغلہ تھا- قادیان میں دارالشیوخ کے طلبہ کو گھر پر بلا کر سال میں ایک دو بار پر لطف دعوت دینا آپ کا معمول تھا-

والد محترم کے اندر خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کا بڑا جذبہ پایا جاتا تھا- یہ ممکن نہ تھا کہ آپ کے پڑوس میں کوئی بھوکا ہو اور آپ اطمینان سے کھا پی کر سو رہیں- ایک شام گاؤں سے باہر سیر میں میرے ساتھ ایک نوجوان غیر از جماعت چلا جا رہا تھا کہ اس نے ذکر کیا کہ ان کے ہاں گندم ختم ہے اور وہ مسجد کی روٹیوں کی انتظار کرتے ہیں- خادم مسجد رات گئے گاؤں میں چکر لگا کر روٹیوں جمع کر کے لاتا ہے تو وہ اس سے لے کر اپنا پیٹ بھرتے ہیں- مجھے یہ سن کر تکلیف ہوئی گھر جا کر والد محترم سے ذکر کیا آپ نے اسی وقت ان کے گھر آٹا بھیج دیا اور صبح گندم کا انتظام فرما دیا-

والد محترم کے تمول کا راز ان کی سادہ زندگی تھی- آپ کو اللہ تعالیٰ نے جو بخشا تھا آپ اس میں سے کم از کم اپنی ذات پر خرچ کرتے سادہ لباس پہنتے اور رہائش میں بھی سادگی کو ملحوظ رکھتے البتہ صحت کے نقطہ نظر سے جس خرچ کی ضرورت ہوتی اس کو کبھی اسراف نہ تصور فرماتے- جب سلسلہ کے لئے قربانی کا سوال آتا یا جب کسی ضرورت مند کی امداد کا موقع پیدا ہوتا تو ایسا معلوم ہوتا کہ روپیہ کی ان کی نگاہ میں کوئی قیمت ہی نہیں- جب آپ اپنے لئے کپڑا خریدنے جاتے تھے تو آپ دوکاندار سے کہتے تھے کہ جو سب سے سستا ہے وہ نکالو- نئے جوڑے بنواتے تو پہلے جوڑے غرباء کو دے دیتے اور کہتے کہ کپڑے ایسی حالت میں کسی کو دینے چاہئیں کہ وہ ابھی ٹھیک طور پر پہننے کے قابل ہوں- آپ کی تمام عادات بھی سادہ اور تکلف سے عاری تھیں کبھی نمود کا اظہار آپ میں نہیں پایا-

تعلیم والد صاحب نے ہائی سکول پسرور سے میٹرک کا امتحان پاس کیا اسلامیہ کالج لاہور سے ایف-اے پاس کیا اور پھر بی-اے میں ایف-سی کالج لاہور میں داخل ہو گئے- اس اثناء میں ۱۸۹۷ء میں لائلپور میں سفید پوش گرانٹ میں اراضی مل گئی جس پر حسب خواہش حکومت ذاتی حاضری ضروری تھی اس لئے مجبوراً تعلیم کو چھوڑ کر زمین پر آ گئے- اس زمانہ میں زمینداروں میں خصوصاً تعلیم عام نہ تھی والد صاحب نے اپنی قوم میں سب سے پہلے ایف-اے پاس کیا-

سکول اور کالج کے ایام کا والد صاحب کبھی کبھی ذکر فرمایا کرتے- آپ اس قدر توانا و مضبوط تھے کہ سارے سکول میں ان کے سوا صرف ایک اور طالب علم تھا جو بڑے مگدر کو ان کی طرح اچھی طرح سے اٹھا سکتا تھا- آپ بڑے محنتی اور مستعد تھے- آپ کے دادا نے آپ کا نام شیر رکھا ہوا تھا اور جب وہ خاص طور پر قدر افزائی فرمانا چاہتے وہ اسی نام سے آپ کو پکارتے-

آپ جب کالج میں گئے یتیم اور غریب تھے لیکن آپ نے اپنے بلند- اخلاق کے باعث کالج میں اپنی ساکھ قائم کر لی- بعض متمول طلبہ کو بھی ضرورت کے موقع پر زمین حاصل کرنے کے لئے ان کی ساکھ سے استفادہ کرنا پڑتا-

علمی و دعوت الی اللہ کا شغف والد صاحب نے زمیندارہ کام اختیار کیا ہوا تھا زمین نہایت زرخیز تھی اور بہترین مزارعین میسر تھے اس لئے یہ کام بڑا سہل تھا اور آپ اپنی توجہ کو دیگر نیک مشاغل کی طرف لگا سکتے تھے چنانچہ والد صاحب نے بتایا کہ وہ سلسلہ کی کتب و رسائل اور اخبارات باقاعدگی سے منگواتے اور مطالعہ جاری رکھتے- سکول و کالج کی تعلیم کے دوران بھی عربی و فارسی دونوں زبانیں ایک حد تک پڑھ چکے تھے اس لئے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی عربی و فارسی تصانیف سے بھی وہ فائدہ حاصل کر سکتے تھے- لمبی بیماری ایک ٹانگ پر اثر چھوڑ گئی ہوئی تھی لیکن باوجود اس کے وہ قادیان جانے کا کوئی موقع ہاتھ سے نہ جانے دیتے خصوصاً جلسوں پر تو ضرور جاتے اور حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے کلمات طیبات سے مستفید ہوتے-

والد صاحب چک نمبر ۱۰۵ جھنگ برانچ ضلع لائل پور میں مقیم تھے- یہ رؤساء کا گاؤں ہے آپ رؤساء اور مزارعین سب تک پیغام حق پہنچاتے' حضرت مولوی غلام رسول صاحب راجیکی نے مجھے بتایا کہ ایک دفعہ ایک دوسرے رئیس میاں نظام الدین کے ساتھ مذاکرہ طوالت اختیار کر گیا اور آپ نے ان کی تشفی کے لئے مرکز سے حضرت مولوی صاحب کو بلایا- حضرت مولوی صاحب کا ہمارے گاؤں کی طرف پہلا سفر تھا- آپ نے چک جھمرہ سے ٹانگہ لیا- اس نے ناواقف سمجھ کر گاؤں سے تقریباً تین ساڑھے تین میل کے فاصلہ پر ہی اتار دیا- گرمی کا موسم تھا جو اس ہمت بزرگ کتابوں کی وزنی گٹھڑی سر پر اٹھائے چلچلاتی دھوپ میں کھیتوں کی منڈیروں پر سے پیدل چلتے ہوئے پسینہ میں شرابور گاؤں میں پہنچے-

والد صاحب کو یہ نظارہ دیکھ کر سخت رنج ہوا- اسی وقت ٹھنڈا دالان جس میں پنکھا لگا ہوا تھا خالی کیا گیا- حضرت والدہ صاحبہ کو زنان خانہ سے حویلی میں بھجوا دیا- حضرت مولوی صاحب کو غسل کروایا کپڑے بدلوائے اور ان کے کپڑے دھلوائے اور آرام کرنے کے بعد وہ اس قابل ہو گئے کہ رئیس سے گفتگو فرما سکیں- حضرت مولوی صاحب نے یہ واقعہ پہلے کئی دفعہ سنایا ہے اور میں نے دیکھا کہ ہر دفعہ ان پر رقت طاری ہو جاتی تھی اور وہ والدین کے لئے دعا کیا کرتے تھے- اس رئیس کو تو احمدیت قبول کرنے کی توفیق نہ ملی لیکن مزارعین میں سے بعض نے احمدیت کو قبول کیا اور اب ان کی اولادیں اپنے خلوص کے باعث احمدیت میں خاص مقام رکھتی ہیں- آپ نے اردگرد کے دیہات میں بھی احمدیت کا چرچا کیا اور مجھے یاد ہے کہ اس نئی اخوت میں منسلک ہونے والے افراد گاہے بگاہے ملنے آیا کرتے تھے-

وہ لوگ جو والد محترم کے ذریعہ احمدیت میں داخل ہوئے ان میں سے ایک ہماری اور عم محترم حضرت نواب محمد الدین صاحب کی مشترکہ جائیداد کے مینجر چوہدری نتھو خاں صاحب بھی ہیں- میں نے ان سے پوچھا کہ آپ نے احمدیت کو کیسے قبول کیا تو انہوں نے بتایا کہ چوہدری صاحب (یعنی والد صاحب) کے نمونہ کو دیکھ کر- مجھے انہوں نے کبھی نہیں کہا کہ بیعت کر لو لیکن ان کی پاکیزہ زندگی اور نیک نمونہ کو دیکھ کر ہی خود مجبور ہو گیا اور کہا کہ چوہدری صاحب میں بیعت کرنی چاہتا ہوں-

کامل انقطاع والد صاحب کی خدمت میں گاہے بگاہے حاضر ہوتا رہتا ۱۹۵۳ء کا موسم گرما تھا مجھے حاضر خدمت ہوئے کچھ عرصہ ہو گیا تھا والد صاحب کا گرامی نامہ ملا جس میں تحریر تھا کہ وہ میرے لئے اداس ہیں انہیں لائلپور آ کر مل جاؤں- والد محترم کو اپنے پر اس قدر ضبط تھا کہ ان کا یہ تحریر فرمانا مجھے غیر معمولی محسوس ہوا اور بہت خوشی ہوئی کہ انہوں نے یاد فرمایا ہے- میں اور اہلیہ صاحبہ دونوں حاضر خدمت ہوئے- آپ کے چہرہ پر مسرت عیاں تھی لیکن مجھے آپ کی باتوں سے احساس ہوا کہ آپ دنیا کی باتوں سے دل توڑ بیٹھے ہیں اور مجھے حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی تصنیف' سلسلہ احمدیہ' کی وہ عبارت یاد آئی جس میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی وفات سے قبل انقطاع کا ذکر ہے- دوران گفتگو آپ کی صحت کا [illegible] آیا تو میں نے آپ کی لمبی عمر کے لئے دعا کی- اس پر آپ نے فرمایا اب مزید لمبی عمر کے لئے دعا نہ کرو زندگی وہی ہے جو کام کی ہو مجھے اب جانے دو- عزیزم شریف احمد نے بتایا کہ والد محترم نے شکوہ فرمایا تھا کہ مشتاق احمد اپنے خطوط میں لمبی عمر کے لئے دعائیں لکھتا ہے اب ٹھیک نہیں- پھر میں نے اس ملاقات میں محسوس کیا کہ زمینداری یا دیگر دنیوی امور والد محترم کی توجہ کو اپنی طرف جذب کرنے سے قاصر تھے- ان امور کا تذکرہ ہوتا تو چند لمحات کے لئے اس طرف توجہ دیتے مگر پھر فوراً دوسری باتوں کی طرف متوجہ ہو جاتے- آپ اب ان معاملات میں الجھنا قطعاً پسند نہ فرماتے- گویا دنیا سے کامل انقطاع کی کیفیت تھی اور سفر کی آخری منزل کے لئے تیار تھے-

باقی صفحہ ۴ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Room on Top

There's room on top, they say
'Tis high and far away
But sure, it waits for you
Yes, you, if you can do
What it likes for coming there
Some sense of duty and care
If sweat and blood can flow
The place is near, I know
You get up and walk and run
You'll find that troubles are fun
The higher and higher you go
The more and more you know
That that's the real place
For those who win the race
And what's life without winning
It's sinning, yes, sinning.

SONGS OF THE SOUL

چوٹی پر جگہ

کہتے ہیں کہ چوٹی پر جگہ موجود ہے
یہ بہت بلندی پر ہے اور بہت دور ہے
لیکن یہ بات یقین سے کہی جاسکتی ہے
کہ یہ آپ کا انتظار کر رہی ہے
ہاں آپ کا
اگر آپ وہ سب کچھ کر سکتے ہیں
جو یہ وہاں آنے کے لئے کسی سے کروانا چاہتی ہے
کچھ تھوڑی سی عقل ہونی چاہئے
کچھ تھوڑا سا احساس ذمہ داری ہونا چاہئے
اور کچھ تھوڑا سا خیال رکھنے کی ضرورت ہے
اگر اپنا پسینہ اور خون بہایا جائے
تو یہ جگہ بالکل قریب ہے
میں جانتا ہوں آپ اٹھیں اور چلیں اور دوڑیں
تو آپ دیکھیں گے کہ ہر مشکل آپ کے لئے ایک تماشا بن کر رہ جائے گی
جوں جوں آپ اوپر جائیں گے آپ زیادہ سے زیادہ یہ بات جاننے لگیں گے
کہ در اصل وہی جگہ ہے جہاں پہنچنا چاہئے
ان لوگوں کو جو دوڑ جیتتے ہیں
اور جیتنے کے بغیر یہ زندگی تو صرف ایک گناہ کا نام ہے
ہاں ایک گناہ۔

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی شاندار کامیابی

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی صوبائی ایتھلیٹکس چیمپئن شپ کی نمایاں کامیابی کی مختصر رپورٹ برائے اشاعت ارسال خدمت ہے۔

"پنجاب سپورٹس بورڈ کے زیر اہتمام دو روزہ انٹر گرلز ہائی سکولز ۳۷ ویں صوبائی ایتھلیٹکس چیمپئن شپ کے مقابلے سپورٹس سٹیڈیم سرگودھا کے ٹریک پر اختتام پذیر ہوئے۔ صوبہ بھر کے تیرہ سکولوں کی ایتھلیٹ طالبات نے شرکت کی۔

گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی چاق و چوبند اور اعلیٰ تربیت یافتہ ایتھلیٹ طالبات کی ٹیم نے مجموعی طور پر ۲۳ پوائنٹس حاصل کر کے چیمپئن شپ ٹرافی جیتنے کا اعزاز حاصل کیا جبکہ گورنمنٹ گرلز ہائی سکول مظفر گڑھ اور گورنمنٹ گرلز ہائی سکول سرگودھا کی ٹیموں نے گیارہ گیارہ پوائنٹس کے ساتھ دوسری پوزیشن حاصل کی۔ اختتامی تقریب کے مہمان خصوصی سید تجمل حسین کمشنر سرگودھا ڈویژن تھے۔ انہوں نے اعزازات حاصل کرنے والی ٹیموں کی ایتھلیٹس میں انعامات اور سرٹیفکیٹس تقسیم کئے۔ گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبہ رافعہ سعیدہ نے شاٹ پٹ میں اول پوزیشن لی اور گولڈ میڈل حاصل کیا۔
شگفتہ تبسم نے ۴۰۰ میٹرز کی دوڑ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔
ثمینہ نے ۲۰۰ میٹرز کی دوڑ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔
عابدہ نے ۸۰۰ میٹرز کی دوڑ میں دوسری پوزیشن حاصل کی۔
شگفتہ تبسم نے لانگ جمپ میں دوسری پوزیشن لی۔
ان سب طالبات نے چاندی کے تمغے حاصل کئے۔
وحیدہ کوثر نے ہائی جمپ میں اول پوزیشن حاصل کی اور گولڈ میڈل لیا۔
وحیدہ کوثر نے لانگ جمپ میں سوم پوزیشن حاصل کی اور کانسی کا تمغہ لیا۔

یہ امر خاص طور پر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کے لئے باعث صد افتخار ہے کہ اس کی دو طالبات ایتھلیٹس شبانہ کوثر اور مریم صدیقہ کو "دوسرے اسلامک خواتین گیمز ایتھلیٹکس مقابلوں کی تیاری کے لئے ترتیب دیئے جانے والے تربیتی کیمپ کے لئے منتخب کیا گیا ہے جو ۱۷ جون سے پنجاب سپورٹس بورڈ کے زیر اہتمام لاہور میں منعقد ہو رہا ہے۔

بقیہ صفحہ ۳

تھے۔ اور اب تیسری دفعہ اپنے ہمراہ ان اور احباب کو لے کر تشریف لے جا رہے ہیں۔

مکرم قریشی محمد افضل صاحب مکرم مولوی محمد اسحاق صاحب صوفی۔ اور مولوی عبدالحق صاحب مدرسہ احمدیہ کے تعلیم یافتہ مولوی فاضل اور تحریک جدید کے سپاہیوں میں سے ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کے فضل اور اس کی توفیق سے حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) کی خدمت میں دین حق کے لئے دعوت کرنے کی خاطر اپنی زندگیاں وقف کئے ہوئے ہیں۔ نہایت سعید اور مخلص نوجوان ہیں۔

"احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ ان مربیان کو خیرو عافیت کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچائے۔ اور محض اپنے فضل و کرم سے دین حق کی طرف دعوت الی اللہ میں کامیابی عطا کرے۔ ان مربیان دین حق کے مغربی افریقہ میں پہنچ جانے پر اس ملک میں ہمارے مربیان کی تعداد تیرہ ہو جائے گی۔

آج (۲۵ نومبر) ان سب احباب کو حضرت امام جماعت الثانی (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) نے سوا گھنٹہ کے قریب ملاقات کا شرف بخشا اور دین حق کی طرف دعوت الی اللہ کے متعلق نہایت اہم ہدایات اور نصائح فرمائیں۔ ۲۵ نومبر کو یہ خوش قسمت اور سعادت مند احباب حضرت صاحب کی دعاؤں کے علاوہ ہزارہا انسانوں کی دعاؤں کے ہجوم میں اس مقصد کو سر انجام دینے کے لئے روانہ ہوں گے۔ جس کی خاطر انہوں نے حضرت صاحب کے ارشاد پر اپنی زندگیاں پیش کیں۔ اور جو دنیا میں ان کے لئے سب سے زیادہ عزیز مقصد ہے۔

آج شام مقامی تاجر احباب نے اپنے ان بھائیوں کے اعزاز میں دعوت چائے دی۔ اور ان کے متعلق اپنے جذبات خلوص و محبت پیش کئے۔ اس موقعہ پر جناب مولوی نذیر احمد صاحب نے تقریر کرتے ہوئے فرمایا (کہ) قادیان کی بستی نہایت ہی مبارک بستی ہے۔ اور اس سے جدائی ہمارے لئے بہت شاق ہے لیکن حضرت صاحب کے ارشاد پر ہم جس مقصد اور مدعا کے لئے یہاں سے روانہ ہو رہے ہیں۔ وہ بھی اتنا اہم اور پیارا ہے کہ جب قادیان کی جدائی کا اس سے موازنہ کرتے ہیں تو اپنے قلوب میں بے حد مسرت اور خوشی محسوس کرتے ہیں اور خدا تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں کہ اس نے ہمیں یہ سعادت بخشی۔

"یہ ہے ان جذبات اور احساسات کی ایک جھلک جو ہمارے ان عزیزوں کے قلوب میں موجزن ہیں۔ اور جو ان کی کامیابی اور کامرانی کی بنیاد ہیں۔ ہمیں اب بھی اور آئندہ بھی اپنے عزیزوں کے لئے جو اس وقت دنیا کے دور دراز کونوں میں نہایت جاں نثاری اور فدا کاری کے ساتھ دعوت الی اللہ میں مصروف ہیں دعائیں کرتے رہنا چاہئے۔ کہ منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے ہمارے پاس سب سے بڑا ذریعہ یہی ہے۔ اور یہ سب سے کامیاب ذریعہ ہے کہ خدا تعالیٰ ہر ہر قدم پر ان کا حافظ و ناصر ہو۔ ان کے ذریعہ فوج در فوج لوگ دین حق میں داخل ہوں دنیا میں دین حق کا ڈنکا بجے۔ اور ہر مقام پر حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے شیدائی کھڑے ہو جائیں جو دین حق کو تمام ادیان پر غالب کرنے میں ہمارے ان مربیان کے دست و بازو ثابت ہوں۔ تاکہ خدا تعالیٰ کا فضل جلد سے جلد ان کے ملکوں پر نازل ہو۔

آپ کا خط ملا

مکرم ظفر احمد صاحب چوہدری تحریر فرماتے ہیں:۔

"الفضل" میں بعض نکاح اور رخصتی کے اعلانات میں مہر کی رقم اور رخصتانہ اور ولیمہ کی تقاریب کی تفصیل بھی شامل ہوتی ہے۔ مثلاً یہ کہ مہر اتنے لاکھ مقرر ہوا اور رخصتانہ اور ولیمہ کی تقاریب اعلیٰ ترین ہوٹلوں میں منعقد ہوئیں۔ میری ناچیز رائے میں ایسی تفاصیل کی تشہیر سے یہ تاثر مل سکتا ہے کہ خدانخواستہ ہم میں سے بھی کچھ لوگ اسراف اور تفاخر کی اس رو میں بہہ گئے ہیں جس نے ہمارے معاشرے کو گھیر رکھا ہے۔

میرا ہرگز یہ مطلب نہیں کہ حیثیت کے مطابق معقول مہر مقرر نہیں ہونا چاہئے۔ یا یہ کہ کسی ہوٹل میں تقریب منعقد کرنا سرے سے نامناسب ہے۔ لیکن ان تفاصیل کا اخبار میں غیر محتاط اعلان اس وقار اور سادگی کے منافی معلوم ہوتا ہے جو کہ ہماری جماعت کا امتیازی نشان ہونا چاہئے"۔

خدا تعالیٰ صادقوں کا ساتھ دیتا ہے

مشکلات سے مت ڈرو۔ خدا تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور مصیبت اور بے عزتی اٹھانے کے لئے تیار رہو۔ تا خدا تعالیٰ تمہارے مصائب کو دور کرے اور تمہاری آبرو کا خود محافظ ہو۔

(صاحب ایمان) وہی ہوتا ہے جو خدا تعالیٰ کے ساتھ وفادار ہوتا ہے۔ جب ایمان لے آیا پھر کسی کی دھمکی کی کیا پرواہ ہے۔ تم نے دین کو دنیا پر مقدم کیا ہے اور یہ اقرار کر چکے ہو۔ جب انسان خدا تعالیٰ کے لئے وطن۔ احباب اور ساری آسائشوں کو چھوڑتا ہے وہ اس کے لئے سب کچھ مہیا کرتا ہے۔ اب چاہئے کہ صادقوں کی طرح ثابت قدم رہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صادق کا ساتھ دیتا ہے۔ اور اس کو بڑے بڑے درجے عطا کرتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

خلافت لائبریری ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

○ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بنت محترم منشی صادق صاحب وفات یافتہ ۱۴-۱۳ جون کی درمیانی شب وفات پاگئیں۔ موصوفہ بفضلہ تعالیٰ موصیہ تھیں۔ ان کا جنازہ بیت المبارک میں محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے بعد عصر مورخہ ۱۴- جون ۱۹۹۵ء کو پڑھایا۔ اور تدفین بہشتی مقبرہ میں عمل میں آئی قبر تیار ہونے پر محترم مولانا محمد صدیق شاہد صاحب گورداسپوری نے دعا کروائی موصوفہ محترم محمد شفیق قیصر صاحب کی بڑی ہمشیرہ تھیں۔

احباب سے ان کی بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواست دعا

○ مکرم صوفی رمضان علی صاحب سابق کارکن نظارت علیا صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۱۱- جون ۹۵ء سے بعارضہ فالج علیل ہیں۔ جسم کا بایاں حصہ متاثر ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے شفاء کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔ اور صحت والی فعال لمبی عمر سے نوازے۔

ضرورت اساتذہ

○ ناصر فاؤنڈیشن (رجسٹرڈ) ربوہ کو اپنے تعلیمی ادارے نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ میں مندرجہ ذیل مضامین پڑھانے کے لئے (مرد) اساتذہ کی ضرورت ہے۔ متعلقہ مضامین کے ساتھ گریجوایشن / ماسٹر ڈگری حاصل کرنے والے احباب اپنے ہاتھ سے لکھی ہوئی درخواستیں (بنام چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن - ربوہ) زیادہ سے زیادہ ۹۵-۷-۲۰ تک جمع کروادیں۔ ہر درخواست دہندہ اپنی اسناد کی نقول درخواست کے ساتھ ضرور جمع کروائے۔

مضامین -۱- انگلش ۲- اکنامکس ۳- ریاضی ۴- کیمسٹری۔

انگلش میڈیم سکولز / کالجز میں پڑھانے کا تجربہ رکھنے والے اور متعلقہ مضمون میں گریجوایشن / ماسٹر ڈگری کے ساتھ بی ایڈ / ایم ایڈ کرنے والوں کو ترجیح دی جائے گی۔

(چیئرمین ناصر فاؤنڈیشن -- ربوہ)

پتہ درکار ہے

○ محترمہ سیدہ طاہرہ نواز صاحبہ بیوہ سید محمد نواز صاحب وصیت نمبر ۱۶۵۳۵ سال ۸۹/۹۰ تک کراچی میں مقیم تھیں۔

○ محترمہ زبیدہ بیگم صاحبہ وصیت نمبر ۱۳۰۹۷ زوجہ مکرم عبد الکریم صاحب نے ۱۹۵۱ء میں چک نمبر 39/12-L P.O چیچہ وطنی ضلع ساہیوال سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر ھذا سے کوئی رابطہ نہیں۔

○ محترمہ نسیم اختر صاحبہ وصیت نمبر ۱۳۱۰۳ زوجہ مکرم چوہدری محمد اختر صاحب نے ۱۹۵۱ء میں ٹھیکریوالہ ضلع فیصل آباد سے وصیت کی تھی اس کے بعد موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں۔

○ محترمہ فاطمہ بی بی صاحبہ وصیت نمبر ۱۳۰۴۲ زوجہ مکرم عزیز احمد صاحب نے ۱۹۵۱ء میں چک نمبر 102/6-R ڈاک خانہ فقیر والی ضلع بہاولنگر سے وصیت کی تھی۔ اس کے بعد موصیہ کا دفتر سے کوئی رابطہ نہیں ۱۹۸۵ء میں دار الصدر جنوبی ربوہ بالمقابل دفتر انصار اللہ مرکزیہ میں بھی رہائش پذیر رہی ہیں۔

اگر مندرجہ بالا موصیات خود پڑھیں یا ان کے عزیز و اقارب پڑھیں تو مکمل ایڈریس کے ساتھ دفتر ھذا کو مطلع کریں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز - ربوہ)

ضرورت معلمین

○ ایسے میٹرک پاس انصار معلمین کی ضرورت ہے جو کلام پاک کے معنی اور ضروری مسائل دینیہ سے واقف ہوں۔ ایسے اصحاب اپنے امیر صاحب یا صدر صاحب کی سفارش کے ساتھ درخواست بھجوائیں۔

(نظارت اصلاح وارشاد)

بقیہ صفحہ ۱

انسانی اخلاق پر اچھا اثر نہیں کرتا اور پھر ممنوعات میں صرف وہ چیزیں ہی نہیں آتیں کہ جن کے نہ کھانے کا حکم ہے بلکہ جس رنگ میں کھانے کا تعلق ہے اس کے بھی بعض پہلوؤں میں ممانعت ہے مثلاً آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ ابھی بھوک کا احساس ہو۔ تو کھانا چھوڑ دو۔ ایک (صاحب ایمان) طیب ہی کھا رہا ہو گا لیکن اس میں بھی اسراف سے منع کیا۔ پھر ایسے کھانے سے بھی منع کیا جس کی مقدار ذہن یا اخلاق پر اثر کرنے والی ہو۔ اس لئے جو لوگ اس وقت تک کھاتے رہتے ہیں جب تک بھوک کا احساس قائم رہتا ہے بلکہ اس کے بعد بھی، ان کے جسم پر بھی اثر پڑتا ہے ان کے اخلاق پر بھی اثر پڑتا ہے۔

(از خطبہ ۴- فروری ۱۹۷۲ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 27- جون-1995ء
گرمی کی شدت پھر سے بڑھ رہی ہے
درجہ حرارت کم از کم 30 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 40.5 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں تشدد اور فائرنگ سے ۲۱- افراد ہلاک ہو گئے- دہشت گردوں نے ٹیلی ویژن اسٹیشن پر پھر فائرنگ کی- زونل میونسپل کمیٹی اور پرائیویٹ کمپنی کے دفاتر کو نذر آتش کر دیا گیا- گل بہار میں پولیس کی ایک بکتر بند گاڑی پر راکٹ سے حملہ کیا گیا- دو ڈاکخانے اور سٹور نذر آتش کر دیئے گئے- فائرنگ تشدد' جلاؤ گھیراؤ اور توڑ پھوڑ کا سلسلہ جاری رہا- تجارتی مراکز' تعلیمی ادارے' اور ٹرانسپورٹ بند رہی- کئی گاڑیاں نذر آتش کر دی گئیں- تعلیمی بورڈ پر بھی حملہ کیا گیا- پولیس کی بکتر بند گاڑی کو مارا جانے والا راکٹ خالی مکان کو تباہ کر گیا- ٹی وی سٹیشن پر بھی راکٹ سے حملہ کیا گیا جو دیوار سے ٹکرا کر پھٹ گیا- مسلح گروپ توڑ پھوڑ اور فائرنگ کرتے رہے- گولیوں سے چھلنی کئی لاشیں ملیں- صرف سعید آباد سے بوریوں میں بند ۵ نعشیں ملیں- پیپلز پارٹی کے کونسلر کا دفتر جلا دیا گیا- لیاقت آباد میں لوٹ مار کے واقعات بھی ہوئے- بینکوں اور سٹاک ایکس چینجوں کو راکٹوں سے اڑانے کی دھمکیاں دی جا رہی ہیں-

○ کراچی کے علاوہ حیدر آباد میں بھی ہنگامے جاری ہیں- یہاں دو ٹرینوں پر فائرنگ کی گئی- حیدر آباد اور لطیف آباد میں مکمل ہڑتال کی گئی- فائرنگ اور آتشزدگی کے متعدد واقعات ہوئے- نامعلوم افراد کی فائرنگ سے آٹھ افراد زخمی ہو گئے- رینجرز اور پولیس پر کریکروں سے حملے کئے گئے- فائرنگ کی گئی ۷۰- افراد کو گرفتار کر لیا گیا-

○ اندرون سندھ کے شہروں میرپور خاص نواب شاہ' ٹنڈوالہ یار اور ٹنڈو آدم میں مکمل ہڑتال رہی- تھانوں' پولیس پارٹیوں اور چوکیوں پر فائرنگ کی گئی اور ہینڈ کریکر پھینکے گئے- پسنجر ٹرین پر فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا- مہران ایکسپریس پر فائرنگ سے ۴- افراد زخمی ہو گئے-

○ وزیر اعلیٰ سندھ سید عبداللہ شاہ نے الزام لگایا ہے کہ ایم کیو ایم تشدد کر رہی ہے- ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین نے کہا ہے کہ صدر اور وزیر اعظم مذاکرات سے مسئلہ حل کریں- وزیر اعلیٰ سندھ نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ حکومت کا کراچی پر سے کنٹرول ختم نہیں ہوا تاہم انہوں نے کہا کہ یہاں پر چھوٹی بغاوت کا سامنا ہے- انہوں نے کہا کہ کراچی کے باشندے ایم کیو ایم کی جانب سے کی جانے والی تشدد کی کارروائیوں سے خوفزدہ ہیں-

○ کراچی جانے والی تمام ٹرینوں پر رینجرز تعینات کر دیئے گئے ریلوے انتظامیہ نے چناب ایکسپریس اور ذوالفقار ایکسپریس کے منگھوپیر اور گیلانی سٹیشن کے روٹ منسوخ کر دیئے ہیں- جس چناب ایکسپریس کو آگ لگائی گئی اس کی ۴ کوچز مکمل طور پر اور انجن کا صرف ۱۰ حصہ تباہ ہوا-

○ قومی اسمبلی میں اس سوال پر ہنگامہ ہوتا رہا کہ پہلے کراچی پر بحث کی جائے یا بجٹ پر- اپوزیشن نے کراچی کی صورت حال زیر بحث لانے پر زور دیا- حکومت بجٹ پر کارروائی کے لئے بضد رہی- کٹوتی کی تحریکیں پیش نہ ہو سکیں- دونوں اطراف سے شور شرابا ہوتا رہا-

○ وزیر داخلہ نے الزام لگایا ہے کہ مسلم لیگ (ن) حکومت کو غیر مستحکم کرنے کے لئے الطاف گروپ کی حمایت کر رہی ہے- انہوں نے کہا کہ کراچی میں فوج کو نہیں لایا جائے گا کیونکہ اس کی واحد ذمہ داری ملکی سرحدوں کی حفاظت کرنا ہے- انہوں نے بتایا کہ رینجرز کو بکتر بند گاڑیاں فراہم کی جا رہی ہیں-

○ وزیر اعظم نے اتوار کی شب قومی اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر گوہر ایوب سے کراچی کی صورت حال پر تبادلہ خیال کیا-

○ کراچی سے نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد میں بے حد اضافہ ہو گیا ہے- کراچی سے کھچا کھچ بھری ٹرینیں آ رہی ہیں کراچی سے آنے والوں کا کہنا ہے کہ شہر کی گلیوں میں جنگل کا راج ہے امن و امان قائم کرنے کے لئے وہاں کسی شیر کی ضرورت ہے- کراچی سے آنے والے ایک شخص نے کہا کہ کراچی میں گھر سے نکلتے ہوئے پتہ نہیں ہوتا کہ زندہ لوٹیں گے یا نہیں-

○ ہڑتالوں اور امن و امان کی خراب صورت حال سے صرف کراچی میں صنعتکاروں کو ۷۵ کروڑ روپے یومیہ سے زائد کا صنعتی نقصان برداشت کرنا پڑ رہا ہے-

○ مسلم لیگ (ن) کے کارکنوں نے احتجاجی جلوس نکالا اور گورنر ہاؤس میں داخل ہونے کی کوشش کی- گورنر ہاؤس سے باہر آنے والی امریکی قونصل خانے کی گاڑی پر حملہ کیا گیا-

○ پیر صاحب پگاڑا نے کہا ہے کہ کل تک قوم حکومت کی تبدیلی چاہتی تھی اب حاکموں کے سر مانگتی ہے- وقت ہی بتائے گا کہ کون سا حاکم سروں کے ڈھیر پر گھوڑا چڑھا کر شہر کا نظارہ کرتا ہے- انہوں نے کہا کہ نواز شریف کو کسی نے گارنٹی دی ہو گی تو وہ الیکشن نہیں بلکہ "پل ٹھرو" کا مطالبہ کر رہے ہیں۔ مگر وہ سن لیں ان کے کارخانے نہیں بچیں گے-

ربوہ میں بجلی بند رہے گی

○ مورخہ 28 و 29 جون 1995ء کو ربوہ میں صبح 6 بجے تا 30-10 تک بجلی بند رہے گی-

(واپڈا)

قدیمی • اولین • شہرہ آفاق
مطب حمید
۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت ادارہ
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
جی ٹی روڈ نند پنڈی بائی پاس گوجرانوالہ
فون: 254634

ہائی کوالٹی ڈش
آزمودہ
گارنٹی شدہ
اپنے گھر کے ماحول کو پاکیزہ بنائیں
احمدیہ ٹیلیویژن کیلئے ڈش لگوائیں
بہترین رزلٹ اور مضبوط ڈش انٹینا کیلئے
بس ایک ہی نام
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ
فون: 211274

ہاضمہ اور پیٹ کی ادویات

	قیمت	
DIGESTIN TABS.	18/-	☆ بدہضمی' پیٹ درد' کھٹے ڈکار' بھوک کی کمی اور پیٹ کی جملہ امراض میں۔ بفضلہ تعالیٰ فوری آرام کے لئے اکسیر ہے
APPETIZER CAPS.	18/-	☆ قدرتی بھوک کو بڑھا کر غذا کو جزو بدن بنانے کے لئے
COLIC CURE	20/-	☆ پرانا پیٹ درد' درد گردہ' انتڑیوں وغیرہ کا درد
FLATULENCE CURE.	20/-	☆ پیٹ میں ہوا- ریح- ہوا کا بکثرت خارج ہونا- ڈکار' اپھارہ
HEART BURN CURE	20/-	☆ معدہ کی جلن' تیزابیت' خوراک کی نالی اور سینہ میں جلن
JAUNDICE CURE	20/-	☆ یرقان' جلد' آنکھوں اور پیشاب کی زردی' جگر کی خرابی
STOMACH ULCER CURE	20/-	☆ معدہ کا السر' زخم' معدہ کے منہ پر ورم اور جلن

نوٹ: ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں- اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا- جس سے جلد تر شفا کی امید ہے- تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں-
کیور یٹو انٹرنیشنل- ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (4524-92)

خوشخبری گروپ ٹریول
ہمیشہ کی طرح لندن' یورپ اور امریکہ جانیوالے احباب کے لئے گروپ ٹریول پر خصوصی رعائتی ٹکٹ جاری کر رہے ہیں۔ EMARIT ایئر لائن کی روزانہ فلائیٹ کراچی لندن کراچی کی سہولت سے ٹکٹ دستیاب ہیں۔ فوری بکنگ کی سہولت ہے۔
رابطہ کیلئے: لطیف الرحمٰن / رومی ٹریولز (پرائیویٹ) لمیٹڈ
ربوہ میں رابطہ: فون 212249 شام 1/2 7 تا 9 بجے
ہوٹل ریجنسی ڈاکٹر داؤد پوتا روڈ کینٹ سٹیشن کراچی فیکس: 5681892 فون 66-529561-021 518650
IATA
GOVT. LICENCE NO. 1329

پیسہ

دانتوں کا معائنہ مفت
ڈینٹسٹ رانا عدنان احمد
3 1/2 تا 1/2 7 بجے شام
احمد ڈینٹل کلینک
طارق مارکیٹ اقصیٰ چوک ربوہ